السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہوالیکن جب وہ "آمَنْتُ بِاللہِ وَمَلاَئِکَتِہِ وَکُتُبِہِ وَرُسُلِہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہِ" کہ رہا تھا تو "وَلَقَدْرَ خَیْرِہِ" کا تلفظ کیا "کیا اس کا اسلام صحیح ہے؟ المولوی جبیب اللہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اس کا یہ کہنا واجب تھا کہ:

«آشْھَدُ آنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَآشْھَدُ آنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ "»

اوراس پر "اٰمَنْتُ بِاللہِ "الخ ۔ کا تلفظ فرض نہیں تھا بلکہ اس پر فرض تھا کہ وہ اعتقاد رکھے اور ایمان لائے اللہ پر فرشتوں پر۔۔۔ الخ۔

اور اسے اپنی مرضی کی بولی میں اقرار کرنا فرض ہے۔

کیونکہ ایمان عبارت ہے تصدیق، اوراقرار اور عمل سے۔ اور جو شخص یہ کلمہ (اٰمنت باللہ الخ) کہے اور کا معنی نہ سمجھے تو مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور یہ آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ الخ۔

یہ کلمات لکھے کسی ایک حدیث میں وارد نہیں ہوئے بلکہ یہ کسی عالم نے عوام کو عقائد آسانی سے سمجھانے کے لیے وضع کیے ہیں تو ان کلمات کا حفظ لوگوں پر لازم نہ کیا جائے بلکہ وہ کچھ سمجھانا فرض ہے جس سے انسان مومن بنتا ہے جیسے کہ مسلمان ہونے والے شخص کے لیے رسولﷺ کیا کرتے تھے، اوراس سے قبیح بات یہ ہے کہ بعض بتدعین اٰمنت باللہ کا کلمہ ناکح کے لیے نکاح کے وقت لازم کرتے ہیں جبکہ وہ مسلمان ہوتا ہے۔

مراجعہ کریں فتاوی مولانا مفتی شفیع (1/69) انہوں نے بھی یہی بات کہی ہے کہ ان کلمات کا حفظ کرنا لازم نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص204

محدث فتویٰ